

مولانا عبدالرحمن عزیز الہ آبادی

مقالات

مقام عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پر

شیعہ سنی اتحاد

نام و نسب و منصب :

عثمان بن عفان، کنیت ابو عبد اللہ، والدہ کا نام اردوی بنت کریم بن ربیعہ، نانی ام حکیم بیضا بنت عبد المطلب، اس لحاظ سے حضرت عثمانؓ نبی علیہ السلام کی بھوپھی زاد بہن کے بیٹے تھے (تاریخ اسلام از مولانا نجیب آبادی ص ۲۹۳، عنوان النجباء ص ۲۷) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ غنیؓ، نبی علیہ السلام سے قرابت قریبہ رکھتے تھے۔ اور معزز خاندان قریش کے فرد تھے۔ تجارتی کاروبار بہت دوز تک پھیلا ہوا تھا، عرب کے مشہور تجار اور امیر کبیر لوگوں میں آپؓ کا شمار ہوتا تھا۔ نہایت ہی سلیم الفطرت، شرم و حیا کے پیکر، جو دوسخا کے ہیرو، عجز و انکساری کا دامن تھا مے ہوئے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ولادت :

نبی علیہ السلام کی ولادت باسعادت سے چھٹے سال میں حضرت عثمانؓ غنیؓ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ جیسا کہ عنوان النجباء میں مرقوم ہے :

”وُلِدَ عُثْمَانُ فِي السَّنَةِ السَّادَةِ سِتَّةَ بَعْدَ الْفِيلِ“

”حضرت عثمانؓ عام الفیل کے بعد چھٹے سال پیدا ہوئے۔“

اس لحاظ سے حضرت عثمانؓ غنیؓ، نبی علیہ السلام سے عمر میں چھ سال چھوٹے تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

اسلام :

ایمان عثمانؓ کے متعلق مختلف روایات ہیں۔

۱- عنوان النجاہ میں ہے :

”اَسْلَمَ عُمَثَانٌ قَدْ يَمَادَعَاهُ اَيُّوْبُكَرٌ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ“

(ص ۱۷۱، مختصر سیرت رسول عربیؐ ص ۱۷۱)

یعنی ”حضرت عثمانؓ نے سابقین اولین مسلمانوں میں سے تھے۔ اور حضرت ابوبکرؓ کی دعوت تبلیغ سے متاثر ہو کر مشرف باسلام ہوئے تھے۔“ — آپؓ سے پہلے صرف تین شخص مسلمان ہوئے تھے۔ (تاریخ اسلام ص ۲۹۲)

۲- طرابلسی نے حضرت عثمانؓ کے قبول اسلام کا واقعہ اس طرح نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ صدیقؓ نے ایک دن نبی علیہ السلام سے عرض کی: ”اے ابوالقاسم تیری قوم تجھ پر طرح طرح کے انتہام عائد کرتی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟“ تو آپؓ نے فرمایا: ”اے ابوبکرؓ، میں اللہ کا رسولؐ ہوں، میرے پاس اللہ کا فرستہ وحی لے کر آتا ہے۔ خلافتِ قدوسی نے مجھے اعزازِ رسالتؐ سے نوازا ہے۔ میں تجھے بھی اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔“ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ صدیقؓ اس گفتگو کے بعد ایمان لے آئے۔ اسلام کے بعد حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ، اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ رضی اللہ عنہم سے ملے اور پیغامِ رسولؐ پہنچایا۔ اور یہ سب مسلمان ہو گئے۔

۳- ابن اثیرؒ نے بحوالہ ابن عساکر ذکر کیا ہے، ایک دن حضرت عثمانؓ بحالتِ غم واندوہ گھر آئے تو وہاں ان کی خالہ سعدی بنت کریرہ (مشہور کا بہنہ) بیٹھی تھیں۔ حضرت عثمانؓ کو دیکھتے ہی یوں گویا ہوئیں :

”اے عثمانؓ تجھے خوش ہو جانا چاہیے کیونکہ تجھے دس خوشیاں عنقریب میسر آئیں گی۔ تیرے نکاح میں ایک حسین پاکیزہ عورت آئے گی جس کا باپ دنیا کا عظیم ترین انسان ہوگا، اور ایسے شخص سے تیرا رشتہ استوار ہوگا جس کے ساتھ تیرا تذکرہ بھی باعثِ فخر ہوگا، تجھے بھلائی سے نوازا جائے گا، اور تجھے برائی سے بچایا جائے گا۔“

حضرت عثمانؓ نے جواب دیا ”خالہ جان آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں جس کی آپ مجھے بشارت دے رہی ہیں، اس کا تو نکاح بھی ہو چکا ہے!“ خالہ نے جواباً کہا ”اے عثمانؓ، تو ایک خوب رو و جوان ہے۔ بہترین گفتگو والا ہے، اس پیغمبرؐ کی رسالت پر دلائل و براہین موجود

ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس کو سچا دین دے کر مبعوث فرمایا ہے۔ اور اس پر اللہ کا فرشتہ وحی لے کر آتا ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں حق و باطل میں امتیاز کا ملکہ عطا فرمایا ہے، لہذا بت پرستی چھوڑ کر اس کی پیروی کر! حضرت عثمانؓ نے پھر کہا ”خالہ جان، آپ ایسے شخص کی پیروی کے لیے مجھے دعوت دیتی ہیں، جو ہمارے شہر میں بھی موجود نہیں“ خالہ نے جواب دیا، ”محمد بن عبد اللہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے گئے ہیں، جو لوگوں کو اس کی ہدایت کے مطابق اس کے دین کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اس کا ستارہ مفرد و درخشاں ہے، اس کے دین میں نجات ہے، اس کے سامنے بڑی بڑی حکومتیں سرنگوں ہوں گی۔ اس کے دشمن زیر ہوں گے، اگرچہ کتنی ہی قربانیاں دیں اور کتنے ہی مسلح ہو کر آئیں!“

حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں، میں یہ گفتگو سن کر حیرت کے عالم میں گھر سے نکلا، حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ملاقات ہوئی۔ تمام واقعہ ان سے عرض کیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا ”اے عثمانؓ! افسوس ہے کہ تو ذی شعور ہو کر بھی حق و باطل میں امتیاز نہیں کر سکتا۔ بزرگوں کے محسوسے بے حس پتھروں کے کیا ہیں؟ جن کی ہماری قوم پوجا کر رہی ہے۔ جو سننے، دیکھنے، قلع نقصان دینے سے بھی قاصر ہیں!“ حضرت عثمانؓ نے کہا ”واقعی آپ سچ کہتے ہیں۔“ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا، ”آپ کی خالہ سچ کہتی ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو دنیا کی رہنمائی کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ اگر تو ان سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو میرے ساتھ آ!“ ہم دونوں حاضر خدمت ہوئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ”عثمانؓ، فرمان الہی کو قبول کرو اور یقین رکھو کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی رہبری کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں!“ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ میں یہ گفتگو سن کر بے اختیار ہوا گیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

جب حضرت عثمانؓ کے اسلام لانے کی خبر مشہور ہوئی تو خاندان بنی امیہ میں صفت مانم بچھ گئی اور زلزلہ کے تمام خاندان میں گویا زلزلہ آگیا۔ مشورے ہونے لگے کہ بنی امیہ کے امیر ترین آدمی عثمانؓ نے اسلام قبول کر لیا ہے، اب مالی طور پر ان کے ہاتھ مضبوط ہوں گے۔ لہذا عثمانؓ کو کسی نہ کسی طریقے سے اسلام سے روگردان کرنا چاہیے۔ چنانچہ لوگوں نے آپؓ کے چچا حکم بن ابوالعاص بن امیہ کو اکسایا۔ اس نے قبیلہ کے چند افراد کی مدد سے آپؓ کو رسیوں سے باندھ دیا اور بہت مارا۔ طرح طرح کی جسمانی اذیتیں

پہنچائیں۔ لیکن یہ سنگدل آپ کو اسلام سے برگشتہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ رضی اللہ عنہ! (تاریخ اسلام نجیب آبادی ص ۹۹)

ایمان عثمانؓ عقل کی کسوٹی پر:

اگر کوئی شخص دل میں یہ خیال جمائے کہ حضرت عثمانؓ، طبع، حصول مال و زور، استحکام مستقبل، یا تمنائے خلافت کی بناء پر ایمان لائے تھے، تو اس خیال است و محال است و جنوں! — کیونکہ طبع انسانی کا سوال وہاں پیدا ہو سکتا ہے جہاں تکمیل خواہشات کی ہر چیز میسر ہوتی نظر آتی ہو! مگر یہاں؟ — حصول مال و زور کا سوال اس وقت پیدا ہوتا ہے، جب خزانہ کی چابیاں اس آقا کے ہاتھ میں ہوں جس کے زیر سایہ رہ کر زندگی گزارنے کا خیال ہو۔ مگر یہاں سیر ہو کر کھانا بھی میسر نہیں؟

اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ملک عرب کے بادشاہ ہوتے، تو حضرت عثمانؓ کا ایمان لانا، ان کے استحکام مستقبل اور حصول خلافت کی نشاندہی کرتا تھا، کہ آپ کل کو ملک عرب کی سربراہی کا موقع دیں گے۔ مگر اس وقت ایسا خیال کسی انسان کے حاشیہ دماغ میں بھی نہ آ سکتا تھا، جبکہ آپ سے پہلے تین یا چار آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ اس وقت تو زبان پر یہ الفاظ لانا کہ ”میں محمد کو اللہ تعالیٰ کا رسول اور نبی تسلیم کرتا ہوں“ اپنی جان کو معرض ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف تھا۔ خَا۟فِیْہُمْ وَ تَدَبَّرُوْا وَلَا تَنْکُرُنَّ مِّنَ الْجَآہِلِیْنَ“

ہجرت عثمانؓ:

جب کفار مکہ اسلام کی ترقی و عروج کو روکنے میں ناکام رہے تو انہوں نے مسلمانوں کو بیت اللہ میں آنے سے روک دیا، شرپسندوں کا ایک دستہ رسول خدا اور آپ کے متبعین (صحابہ کرامؓ) کو ستانے، انہیں دیکھ کر گلی کوچوں میں تالیاں بجانے، گالیاں دینے، اور مسافروں کو ان سے ملاقات نہ کرنے پر مامور ہوا۔ تو کچھ لوگ مسلمانوں کو گرم ریت اور سنگتے ہوئے کوٹھوں پر لٹانے، کوڑے لگانے، لوہے کی زنجیریں پہنا کر انہیں گرم پتھروں پر پھینک دینے پر مامور ہوئے۔ بغرضیکہ کوئی بری سے بری سزا ایسی نہ تھی جو مسلمانوں

کے لیے تجویز نہ کی جاتی ہو۔ بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو عام اجازت دیدی کہ جانی اور ایمانی دولت بچانے کے لیے ہجرت کر کے حبشہ کو چلے جائیں۔ اس اجازت کے بعد ایک مختصر قافلہ (بارہ مردوں اور چار عورتوں پر مشتمل) رات کی تاریکی میں ملک حبشہ کی طرف روانہ ہونے کے لیے نیا رہنما بنی علیہ السلام خود اس قافلہ کو الوداع کہنے کے لیے مکہ معظمہ سے باہر تشریف لائے۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ (زوجہ عثمانؓ) کو دیکھ کر فرمایا:

”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُمَا اِلَّا قُلُومُنْ هَاجَرَ بَعْدَ اَبْرَاهِيْمَ وَلُوطٍ“

(تاریخ دمشق، بحوالہ عنوان النجاشہ ص ۲۴۔ رحمۃ اللعالمین منصور پوری ص ۱۳۷)

”مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، عثمانؓ و رقیہؓ پہلے لوگ ہیں جنہوں نے حضرت لوطؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے بعد ہجرت کی۔“

شیعہ کتب میں گیارہ مردوں اور چار عورتوں کا ذکر ہے۔ چنانچہ مجمع البیان میں ہے:

”فَخَرَجَ إِلَيْهَا سِتْرًا أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا وَارْبَعَ نِسْوَةٍ وَهُمْ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَامْرَأَتُهُ رُقَيْةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...“ (مجمع البیان ص ۲۳)

”حبشہ کی طرف خفیہ ہجرت کر کے جانے والے گیارہ مرد اور چار عورتیں تھیں ان میں حضرت عثمانؓ اور ان کی زوجہ محترمہ رقیہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں۔“ رضی اللہ عنہما!

۱۳۔ شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نے مختصر سیرت رسولؐ عربی میں اس قافلہ میں شامل افراد کے نام بھی گنوائے ہیں: حضرت عثمان بن عفان، ابو جہلیفہ بن عقبہ، ابوسلمہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف، عثمان بن مظعون، عامر بن ربیع، ابوسبرہ بن ابی رہم، حاجب بن عمر، سہیل بن وہب، عبد اللہ بن مسعود۔ عورتوں میں سے، رقیہؓ بنت رسول اللہ، سہلہ بنت سہیل، ام سلمہ، ایلٰی بنت ابی حمزہ۔ رضی اللہ عنہم اجمعین!

(مختصر سیرت رسولؐ عربی ص ۹۲ مطبوعہ لاہور)

۱۴۔ ۳۰ نبوی میں جب نبی علیہ السلام نے مسلمانوں کو عام اجازت ہجرت دی اور جو قافلہ سب سے پہلے مدینہ منورہ کو روانہ ہوا، حضرت عثمانؓ اس قافلہ میں بھی شریک تھے۔ (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

جہاد عثمانؓ:

جہاد بالمال میں حضرت عثمانؓ تمام صحابہ کرامؓ سے پیش پیش رہے۔ جب نبی علیہ السلام بمعصاۃ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو میٹھے پانی کی سخت تکلیف تھی، صرف ایک میٹھا کنواں تھا جو ایک یہودی کے قبضہ میں تھا اور بھاری قیمت پر پانی دیتا تھا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا، ”جو شخص اس کنواں (بڑرومہ) کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کرے اس کے لیے جنت ہے!“ حضرت عثمانؓ نے اس کنوئیں کا نصف بارہ ہزار، پھر باقی نصف اٹھارہ ہزار میں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ غزوہ تبوک میں ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے بمعہ ساز و سامان دیئے۔ نقد چندہ اس کے علاوہ تھا۔ (رحمۃ للعالمین ۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳۹-۱۶۴۰-۱۶۴۱-۱۶۴۲-۱۶

ایک دفعہ خلافت صدیقیؒ میں سخت فحوظ پڑا۔ اس دوران حضرت عثمانؓ کے ایک ہزار اونٹ غلہ کے لئے ہوئے آگئے۔ تاجروں نے ڈیڑھ لاکھ منافع دے کر مال اٹھانا چاہا لیکن حضرت عثمانؓ نے فرمایا: ”تم گواہ رہو، میں تم تمام غلہ مدینہ منورہ کے فقراء اور مساکین کو دے دیا ہے۔ ایام محاصرہ میں بھی غلاموں کو برابر آزاد کیا اور مہمانوں کو ہمیشہ قیمتی کھانا کھلاتے تھے۔“
(تاریخ اسلام ص ۴۴، عنوان النجابه ص ۲۸، اصایہ ذکر عثمانؓ)

جہاد بالنفس :

حضرت عثمانؓ جنگ بدر کے ماسوا باقی تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ جنگ بدر میں عدم ثنولیت کا سبب مولانا اکبر شاہ تاریخ اسلام میں یوں بیان کرتے ہیں:

”آپ حضرت رقیہ بنت رسول اللہؐ کی سخت علالت کے سبب جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے اور آنحضرتؐ کی اجازت و حکم کے مطابق مدینہ منورہ میں رہے، لیکن جنگ بدر کے مالی غنیمت میں آپؐ کو اسی قدر حصہ ملا، جس قدر شرکاء جنگ کو ملا۔ اور نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ”اصحاب بدر میں عثمانؓ کو بھی شامل سمجھنا چاہیئے۔“
(تاریخ اسلام ص ۳۹۲)

امام بخاریؒ حضرت عثمانؓ کی جنگ بدر میں عدم ثنولیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا:

”وَأَمَّا تَعْيِبُهُ، عَنْ بَدْرِ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُقِيَّةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ مَجْدٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ“
(بخاری شریف ج ۵ ص ۸، بخاری شریف ص ۵۲۳ مشکوٰۃ ص ۵۲۲)

”حضرت عثمانؓ کا غزوہ بدر میں عدم ثنولیت کا سبب یہ ہے کہ ان کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھیں۔ نبی علیہ السلام نے خود حضرت عثمانؓ کو اجازت دے دی کہ تم اپنی بیوی کی خبر گیری کے لیے یہیں ٹھہرو اور فرمایا تمہارا اجر اور حصہ اس شخص کے برابر ہے جو جنگ بدر میں شریک ہوا۔ رضی اللہ عنہ! اور عنوان النجابه میں ہے:

”وَكَانَ تَاخَّرَ عَنْ جَدْرِ يَتَمَرِ يُضَاهَا بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَاءَ الْبَشِيرُ يَنْصُرُ الْمُؤْمِنِينَ بِبَدْرِ يَوْمَ دَفَنُهَا
بِالْمَدِينَةِ“ (عنوان النہارہ ص ۲۴)

(مطلب وہی جو گزر چکا ہے) — ان روایات سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت عثمانؓ کی جنگ بدر میں غیر حاضری فرمان نبویؐ کے مطابق تھی۔ اگر نبی علیہ السلام اپنی نعمت جگر کی تیار داری کے لیے حضرت عثمانؓ کو نہ روکتے تو حضرت عثمانؓ ضرور شریک جنگ ہوتے۔ پھر شانِ صحابیت ملاحظہ فرمائیے کہ باوجود شریک جنگ نہ ہونے کے شریک جنگ سمجھے گئے، یہ حضرت عثمانؓ کی منقبت اور آپؐ کے اخلاص قلب کی زبردست دلیل ہے۔

جنگِ احد :

اس جنگ میں اولاً مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ قتار بھاگ گئے۔ درہ پر متعین صحابہؓ (چند صحابہؓ کے ماسوا باقی سب) مالِ غنیمت اکٹھا کرنے میں مصروف ہو گئے حضرت خالد بن ولید (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) نے عقب سے حملہ کر دیا۔ درہ پر چند صحابہؓ تباہ و مفلوک نہ لاسکے۔ کیونکہ کفار کا یہ حملہ ناگہانی آفت کی طرح تھا۔ پھر ابو سفیانؓ بھی (یہ بھی ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) سنہیل کر واپس آ گئے۔ گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی مسلمانوں کو ایک دوسرے کی خبر نہ رہی۔ جب ابنِ قبیہ لہٹی کے ہاتھوں حضرت مصعب بن عمیرؓ کی شہادت ہوئی تو اس نے باواز بلند کہا: ”إِنَّا مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ“ (بیشک محمدؐ شہید کر دیئے گئے۔ سیرت رسول عربیؐ ص ۲۲) تو مشرکوں کی ہمت بڑھی اور مسلمانوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ اب ہر مسلمان اپنی جگہ پریشان تھا، حتیٰ کہ بعض صحابہؓ نے تو یہ خیال کیا کہ جب نبی علیہ السلام ہی نہ رہے، تو اب جانیں لڑانے سے کیا فائدہ؟ اس خبر کی وجہ سے دلوں پر ایسا غم طاری ہوا کہ ماحضوں میں تلوار سوسٹنے کی بھی طاقت نہ رہی۔ یہ سب کچھ نبی علیہ السلام کے زندہ اور سلامت موجود ہونے سے بے خبری کے باعث ہوا۔ ان حالات میں اگر بعض لوگ شدتِ غم سے نڈھال اور بعض ناامیدی کے باعث جنگ لڑنے سے توقف کر گئے تو یہ ایک مجبوری تھی۔ نہ کہ دانستہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے زمرہ میں چھوڑ کر بھاگے۔ اگر صحابہؓ کی دانستہ میں یہ بات ہوتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور کفار کے زمرہ میں ہیں تو ربِّ ذوالجلال کبھی بھی ان کے لیے ”وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ“ (بیشک اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمایا) کہہ نہیں سکتا۔